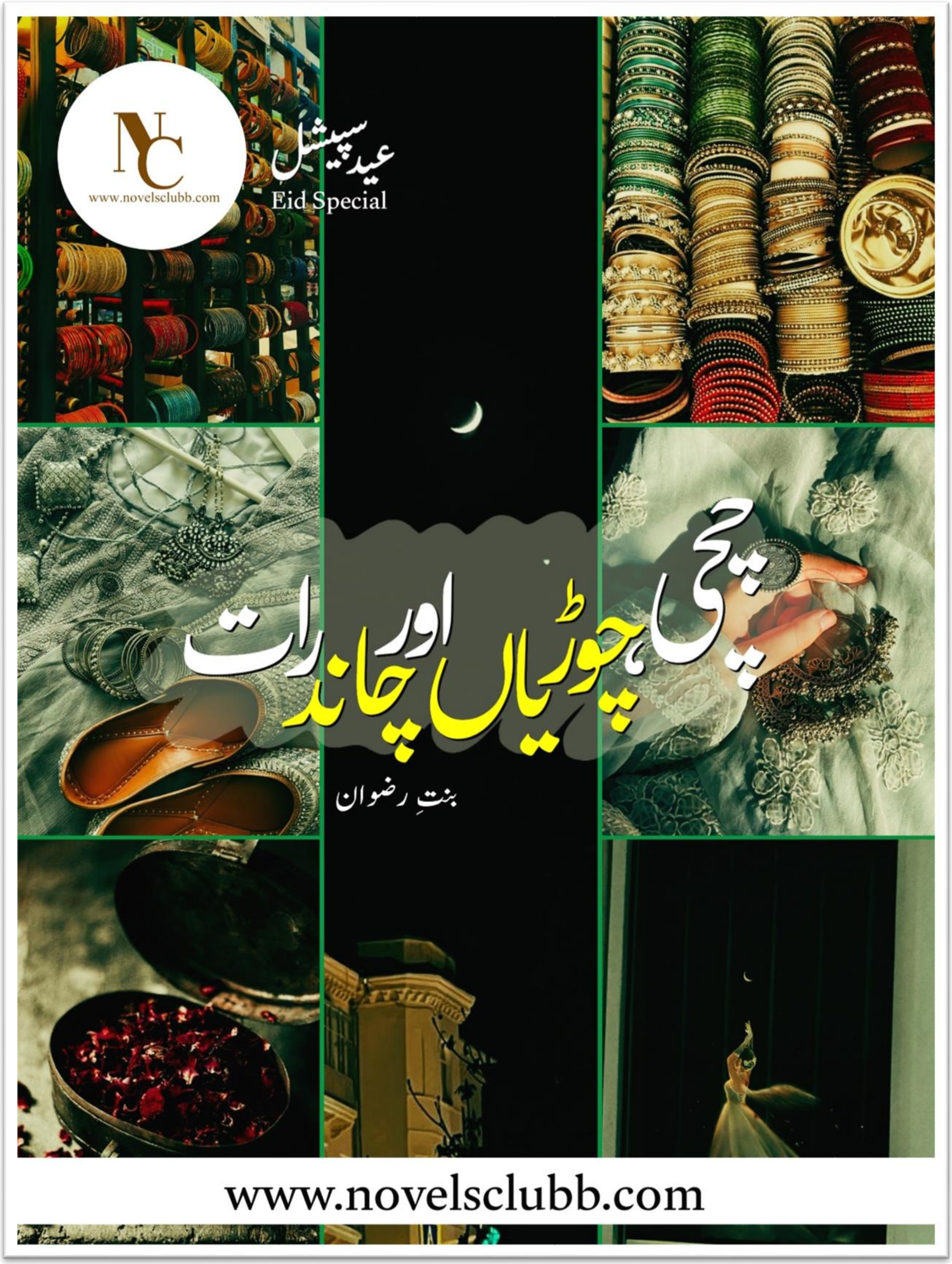
www.novelsclubb.com
عید سپیشل
Eid Special
چچی چوڑیاں اور چاند رات
بنتِ رضوان
www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

چچی، چوڑیاں اور چاند رات

از قلم

بنتِ رضوان

www.novelsclubb.com

چچی، چوڑیاں اور چاند رات

"ہیلو گائز! میں لائی ہوں آپ کے لیے آج رمضان سپیشل روٹین!! جس میں آپ نِت نئی ریسپیز بھی تیار کر سکتے ہیں، عبادت بھی کر سکتے ہیں، قرآن پاک بھی زیادہ سے زیادہ پڑھ سکتے ہیں۔ آرام بھی ہو گا اور کھانے پینے کی ڈائٹ کا ایسا پلان دوں گی میں آپ لوگوں کو کہ آپ لوگوں کو تیس کے تیس روزے رکھ کر بھی کوئی تھکن، تھکاوٹ یا کمزوری محسوس نہیں ہو گی اور ویٹ بھی نہیں بڑھے گا۔ میرے ساتھ رہیے، جڑے رہیے اور میرے چینل پہ نئے ہیں تو سبسکرائب کرنا مت بھولیے! ویڈیو کو لائک کریں اور فوراً اپنے قریبی دوستوں اور رشتہ داروں کو اس کا لنک سینڈ کریں تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس خوبصورت اور مفید ویڈیو سے مستفید ہو سکیں"۔

یہ تھی چنبیلی جو کچن میں ہیلدی ڈائٹ پلان، نوٹ بک، پین، کیمرہ سٹینڈ اور کیمرہ لیے اپنے یوٹیوب چینل کے لیے ویڈیو بنا رہی تھی۔ نام تو اس کا بیلا ہے لیکن پیار سے اماں چم چم اس کو چنبیلی کہتی ہیں۔ انہوں نے کہنا شروع کیا تو تقریباً سب ہی اس کو چنبیلی کہنے لگے۔

"پانی دے دو! ہائے! پانی دے دو! بڑی پیاس لگی ہے!"۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اف! اوہ آرام سے! میری ویڈیو چل رہی تھی!"۔ چنبیلی نے چشمش پر غصہ کیا۔ "اور کیا کہا؟؟ پیاس لگی ہے؟ ارے رک جاؤ! رک جاؤ! رک جاؤ!!"۔ چشمش جو پانی سے بھرا گلاس منہ کو لگانے لگی تھی، چنبیلی نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"کیوں جان کی دشمن بنی ہو؟ پیاسا پانی نہیں پیے گا تو اور کیا پیے گا؟"۔

"بے وقوف! روزہ ہے تمہارا! اور اتنی کون سی گرمی پڑ رہی ہے یہاں کہ تمہیں پیاس لگ گئی؟"۔ چنبیلی نے اسے لتاڑا۔

"ارے ہاں! ناول پڑھتے پڑھتے میں تو بھول ہی گئی کہ میرا تو روزہ ہے۔ یار! ناول میں وہ لوگ کھانا کھا رہے تھے۔ ان کی کھانے کی میز اتنے رنگا رنگ کھانوں سے بھری تھی اور..."۔

"رنگا رنگ کھانے نہیں ہوتے۔ کھانے طرح طرح کے ہوتے ہیں! لذیذ اور ذائقہ دار!"۔

چشمش کی بات درمیان میں رہ گئی اور چنبیلی اپنا سامان سمیٹے وہاں سے نکلنے لگی۔ چمن گھر میں وہ جہاں ویڈیو بنانے جاتی وہیں سب آجاتے تھے جبکہ چشمش کی بات کاٹنے والی ان کی پیاری چچی جان تھیں جنھوں نے اماں چم چم کے ساتھ مل کر ان دونوں بہنوں جیسی کزنز کو اپنے بیٹے سے

زیادہ پیار سے پالا تھا۔ جس کا نام تو حسن تھا لیکن چونکہ وہ ان کی ہر صحیح غلط بات چچا کو بتاتا تھا تو یہ اسے چچا کا چمچہ کہتی تھیں۔

چچی کو اردو واد ب سے انتہا کا لگاؤ تھا اس لیے جب جہاں جس کو اردو کے کسی جملے یا لفظ کے ساتھ نا انصافی کرتے دیکھتیں فوراً ٹوک بیٹھتیں۔ نہ چھوٹا دیکھتیں نہ بڑا۔ لیکن اس کے علاوہ وہ زبان اور اخلاق کی نہایت اچھی تھیں۔ بات کرتی تھیں اور دل موہ لیتی تھیں۔ اس وجہ سے ان دونوں کی دیکھا دیکھی تقریباً سارا خاندان ہی انہیں پیاری چچی کہنے لگا تھا۔

"آ جاؤ چشمش یہ ذرا آٹا تو گوندھ دو میرے ساتھ!"۔ انھوں نے حسینہ کو پکارا اور اپنے سونے کی چوڑیاں اتار کر سنک کے ساتھ رکھ دیں۔ سنک کے بالکل سامنے کھڑکی تھی، جہاں سے دھوپ چھن چھن کر آ رہی تھی۔ اس دھوپ نے چوڑیوں پر روشنی ڈالی اور ان کا جگمگاتا عکس شیلف پر پڑا۔ چشمش کی چاروں آنکھیں چندھیا گئیں۔ وہ غور سے روشنی کے بنے ان نقش و نگاروں کو دیکھنے لگی۔

"آٹا گوندھ دو!"۔ چچی نے دوبارہ پکارا تو وہ ہوش میں آئی اور فٹ سے آٹے کی بالٹی کھولنے لگی۔اس کے آٹا گوندھنے تک چچی نے سبزی کاٹ لی تھی۔وہ ہاتھ دھو کر چوڑیوں کی طرف ہاتھ بڑھانے لگیں کہ ان کا فون بج اٹھا۔

"حسینہ آٹا فرج میں رکھنے کے بعد میری چوڑیاں لیتی آنا!"۔وہ کہہ کر فون کی طرف دوڑیں۔ اس وقت ان کی امی جان کی کال آتی تھی۔

"جی چچی" کہہ کر چشمش آٹے کو فائنل ٹچ دینے میں مصروف ہو گئی۔کچھ دیر بعد وہ آٹا فرج میں رکھنے چلی گئی اور جب واپس پلٹی تو شیلف سے چوڑیاں غائب تھیں۔ چشمش کی چاروں آنکھیں ابل پڑیں۔

www.novelsclubb.com

"چچی! چچی! چچی!"۔

"کیا ہے؟ کیا ہو گیا؟"۔وہ آوازیں دیتی ان کے کمرے تک گئی تو وہ جھنجھلا گئیں۔

"آپ نے اپنی چوڑیاں لے لی؟"۔

"ارے کہاں؟ شیلف پہ پڑی ہیں۔میں نے کہا تھا لے آؤ! پھر بھول گئی ہو؟"۔

"نہیں میں تو نہیں بھولی کیونکہ چوڑیاں وہاں نہیں ہیں!"۔

"کیا کہہ رہی ہو؟ کیا مطلب؟ اچھی طرح دیکھو!"۔ رفتہ رفتہ آواز بلند ہوئی اور گھر کے چاروں پانچوں نفوس وہاں جمع ہو گئے۔

"کہاں رکھی تھیں؟" حسن نے پوچھا۔

"چچچ کتنی دفعہ تو بتایا ہے! یہیں رکھے تھے!"۔ چشمش جھنجلائی۔

"ارے مجھے تو لگتا ہے سایہ ہو گیا! چیزیں غائب ہونے لگی ہیں"۔ اماں چم چم کے ارشادات نہایت نادر تھے۔

"کیا بات کر رہی ہیں اماں چم چم؟ ایسا کچھ بھی نہیں ہے!"۔ چنبیلی بے چین ہوئی۔

"ارے تم کو کیا پتا؟"۔ اماں چم چم نے ہاتھ جھلایا۔ اماں چمچم ان کی نہایت پرانی اور وفادار ملازمہ تھی۔ تقریباً دادی کے زمانے کی ہی تھی۔ تب یہ چھوٹی سی بچی تھی۔ دادی نے اس گھر میں بہت زیادہ پھول لگوا رکھے تھے تو اماں چم چم نے اس گھر کو چمن کہنا شروع کر دیا۔ دادی کو بچی کی یہ بات اتنی پسند آئی کہ انہوں نے گھر کا نام ہی چمن گھر باہر نیم پلیٹ پہ لکھوا دیا۔ دادی کے بچوں کی شادیاں ہوئیں اور اماں چم چم جوان ہو گئی۔ دادی کے پوتے پوتیاں ہوئے اور سب سے پہلے حسینہ یعنی چشمش نے اماں چم چم کو چم چم کہا اور پھر یہ نام گھر میں ایسا مشہور ہوا کہ وہ سب کے

سب حتیٰ کہ اماں خود بھی اپنا اصلی نام بھول گئی۔اماں کو تو شاید یاد ہوتا مگر انہوں نے کبھی نہ کسی کو بتایا نہ ہی کہلانے کا شوق رکھا۔اماں چم چم کی شادی ہوئی اور ایک بیٹا ہوا۔اب انہوں نے چند ماہ پہلے اپنے بیٹے کی شادی کی تھی۔دادی گزر گئیں۔ چنبیلی اور چشمش کے امی،ابو گزر گئے۔

شروع میں اماں چم چم نے حسینہ کے انہیں چم چم کہنے پر غصہ کیا اور ضد میں بیلا کو چنبیلی کہنا شروع کر دیا ان کو حسینہ کے لیے کوئی نام نہیں ملا تھا۔لیکن پانچویں جماعت میں جب حسینہ کو عینک لگی تو انہوں نے اس کو چشمش کہنا شروع کر دیا اور پھر ان دونوں لڑکیوں نے حسن کا نام چچ رکھا تھا۔تو اماں چم چم بھی اس کو یہی کہتی تھی۔ گویا چمن گھر میں ایک چچ،ایک چچا،ایک چچی،ایک اماں چم چم،ایک چنبیلی،اور ایک چشمش رہتے تھے۔ان کا آپس میں بہت اتفاق تھا۔

ان تینوں بچوں نے کبھی چچا اور چچی کے سامنے سر نہیں اٹھایا۔ نتیجتاً انہوں نے ان کی ہر جائز خواہش کو پورا کرنے کی کوشش کی اور ماں باپ سے بڑھ کر ان کو پالا۔اب پہلے روزے چچی کی سونے کی چوڑیاں غائب ہو گئیں۔ چچی کو ہر ووت چوڑیاں پہنے رکھنے کا جنعن کی حد تک شوق تھا۔یہ گھر میں پہلی دفعہ تھا۔وہ سب بہت پریشان ہو گئے۔

★☆☆☆☆☆★

چچی نے کافی رونا دھونا کیا تو چچا نے کہا کہ اللہ کا دیا سب کچھ ہے اپنا صدقہ سمجھ کر بھول جاؤ میں تمہیں نئے بنوا دوں گا۔ تب چچی خاموش ہوئیں لیکن ان کو سونی کلائیاں بہت بری لگ رہی تھیں تو چچا نے کلائی بھر کانچ کی چوڑیاں تراویح کے بعد انہیں دلوا دیں۔ دوسرا روزہ ہوا اور چچی دوپہر کے وقت برتن دھونے کچن میں آئیں۔ آج سحری کے بعد ان کو تھکن ہوگئی تھی، انہوں نے برتن نہیں دھوئے۔ اماں چم چم کی بھی طبیعت اچانک خراب ہوگئی تھی اور بڑھاپا تو بذاتِ خود ایک بیماری ہے۔ چوڑیاں اتار کر سائیڈ پر رکھیں اور برتن دھونے شروع کیے۔ انہیں کام کے دوران چوڑیوں سے الجھن محسوس ہوتی تھی۔ برتن دھو کر فارغ ہوئیں تو یاد آیا کہ شام کے لیے حسن نے بریانی کی فرمائش کی ہے۔ چکن فریزر سے نکالنے لاؤنج تک گئیں اور واپس آئیں۔ چکن دھونے کے لیے ہاتھ نل کی طرف بڑھایا تو چیخ نکل گئی۔ چوڑیوں کا ایک سیٹ غائب تھا انہوں نے آوازیں دے دے کر سب کو جمع کر لیا۔ سب حیران اور پریشان تھے کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔

★☆☆☆☆☆★

اب یہ روز کا معمول ہو گیا۔ چچی سہ پہر میں کسی نہ کسی کام سے کچن میں آتیں، چوڑیاں اتارتیں اور جب کام کر کے واپس پلٹتیں تو چوڑیاں غائب ہوتیں۔ لگاتار سات دن ہو گئے۔ چچا روز

www.novelsclubb.com

چوڑیاں لالا کر تھک گئے تھے۔ انہوں نے گھر کے باہر چوکیدار رکھ لیا، اندر سب کو ہوشیار رہنے کا کہہ دیا۔ چچی نے چوڑیاں رکھنے کی جگہ تبدیل کر دی۔ وہ اب شیلف کے دوسرے کونے پر برتنوں کے ساتھ رکھنے لگی تھیں۔ مگر بے سود!

ایسے میں ایک رات تراویح پڑھنے کے بعد بیلا نے حسینہ کو یہاں وہاں چکر لگاتے پایا۔

"کیا ہوا؟ چشمش کیا سوچ رہی ہو؟"۔

"یار تمہیں نہیں لگتا کہ یہ چوڑیوں کی جو چوری ہو رہی ہے اس کا آپس میں کنکشن ہے!"۔

"کیا مطلب؟"۔ چنبیلی نے جاسوسی ناولوں کی دیوانی چشمش کو گھورا۔

"مطلب یہ کہ ہر روز ایک ہی ٹائم پر ایک ہی طرح سے چوڑیوں کا سیٹ غائب ہو جاتا ہے۔ کچھ تو گڑبڑ ہے!"۔ چشمش کو اپنے جاسوسی کردار چوڑیوں کی چوری کا کیس حل کرتے نظر آ رہے تھے۔

"کیا مطلب؟ کیا گڑبڑ ہے؟ اور اگر ہے بھی تو ہم کیا کر سکتے ہیں؟"۔ چنبیلی نے کندھے اچکائے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ارے ہم کیوں نہیں کچھ کر سکتے؟ ہم تو بہت کچھ کر سکتے ہیں! سب سے پہلے تو ہم سراغ لگا سکتے ہیں، جاسوسی کر سکتے ہیں کہ کون ہے جو یہ سب کر رہا ہے!"۔

"لیکن یہ ہو گا کیسے؟" چنبیلی پریشان ہوئی۔

"ایسے!" چشمش نے چٹکی بجائی۔ چنبیلی نے اسے گھورا۔

"چچا کو پتہ چل گیا نا تو مارے جائیں گے!"۔

"چمچ بتائے گا تو چچا کو پتہ چلے گا! وعدہ کرو چمچ کو نہیں بتاؤ گی!"۔

"چلو ٹھیک ہے وعدہ رہا۔ لیکن ہم یہ سب کریں گے کیسے؟"۔ چنبیلی کو فکر نے ستایا۔

"کیا مطلب کیسے؟ پہلے ہم خاموشی سے روز سارے گھر میں دیکھیں گے اور پتا کریں گے کہ گھر کا کوئی فرد تو نہیں ہے چوڑیاں چوری کرنے والا؟"۔ چشمش نے پلان بتایا۔

"کیا بہت کر رہی ہو؟ شرم کرو! ہمارے گھر میں ہے کون؟ چچی کیوں چوری کریں گی؟ چچا گھر نہیں ہوتے! چمچ کیوں چرائے گا اور ہم دونوں تو... تم مجھ پر شک کر رہی ہو؟"۔ وہ آخر میں بے یقین ہوئی۔

"اماں چم چم بھی تو ہیں!"۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اللہ! تم اماں چم چم پر شک کر رہی ہو؟ تمہیں شرم نہیں آتی؟ انہوں نے ہمیں بچپن سے اب تک پالا ہے!"۔

"یار دیکھو ہیں تو وہ غریب نا! بلکہ ہاں ہمارے گھر تو اور ملازمین بھی ہیں چوکیدار ہے، اماں چمچم کا بیٹا ہے جو مالی کے فرائض سر انجام دیتا ہے، اس کی بیوی ہے جو پیچھے کوارٹر میں رہتے ہیں!"۔

"گھر کا کوئی فرد کیوں چرائے گا؟ جس کو جو چاہیے ہوتا ہے، چچا یا چچی کو کہہ دیتے ہیں۔ انہوں نے کبھی انکار نہیں کیا۔ بلکہ چچا خود خیال رکھتے ہیں ملازمین کا! چچی کچھ نہ کچھ دیتی رہتی ہیں تو کوئی کیوں چوری کرے گا؟"۔

"دیکھو چوری پھر بھی ہو رہی ہے تو شک تو کریں گے نا کسی نہ کسی پر! تو ہم سراغ رسانی کے سارے اصولوں پر عمل کریں گے!"۔ چشمش کے ذہن میں سارے جاسوسی ناول گھوم رہے تھے۔ "ہم سارا وقت نگرانی کریں گے کہ کون کس وقت وہاں سے چوڑیاں چوری کرتا ہے"۔

"چلو ٹھیک ہے میں تمہارے ساتھ ہوں!"۔

"شاباش میری چنبیلی! مجھے تم سے یہی امید تھی" چشمش نے اسے تھپکا۔

★☆☆☆☆☆★

اگلے دن سے ان کا جاسوسی پلان شروع ہو گیا۔انہوں نے ایک ایک کر کے اس وقت میں ہر کمرے میں چھپ کر دیکھا۔سب کمروں کی تلاشی لی اور یوں اکیسواں روزہ آن پہنچا۔رمضان کے بابرکت دن ان کی زندگیوں سے بھاگے جا رہے تھے۔چنبیلی کو اب عبادت اور جاسوسی اکٹھے مینج کرنا مشکل لگ رہا تھا۔

"بس تھوڑا سا ٹائم اور! ہم چور پکڑنے کے بالکل قریب ہیں!"۔چشمش ہر رات اسے یہ کہتی اور بالآخر تئیسویں روزے چشمش نے کچن میں چھپنے کا پلان بنایا۔گھر کا ہر فرد شک سے بری ہو چکا تھا۔ان دونوں نے جگہ منتخب کی مگر برا ہوا وہاں صرف ایک چھپ سکتی تھی۔تو چشمش نے کہا کہ میں باہر سے دھیان رکھوں گی اور تم کچن کے اندر سے دھیان رکھنا۔چنبیلی نے کہا "خدا کا خوف کرو! باہر سے چور نے آنا ہے۔تم چور کے پاس کھڑی ہو گی؟"۔

"تو چور چوڑیاں چرانے آئے گا! کون سا مجھے چرانے آئے گا؟"۔چشمش نے اس کی بات ہوا میں اڑائی۔

"تمہاری تم ہی جانو! خود پھنسو گی! پھر مجھے آوازیں نہ دیتی رہنا!"۔

"نہیں دوں گی! نہیں دوں گی! تمہیں نہیں بلاؤں گی!"۔ چشمش نے پیر پٹخے۔ چنبیلی کچن کی فریج اور دیوار کے درمیان تھوڑی سی درز میں چپ کر کھڑی ہو گئی۔اس کو شدید نیند آ رہی تھی مگر وہ اس بری طرح پھنسی کھڑی تھی کہ سو بھی نہیں سکتی تھی۔

دوپہر کے عین ڈیڑھ بجے کھڑکی کے راستے ایک ہاتھ اندر آیا اور سامنے پڑی چوڑیاں ٹٹول کر محسوس کرنے لگا۔ چنبیلی کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا۔ہاتھ کبھی دائیں ہوتا کبھی بائیں۔وہ چوڑیاں ٹٹول رہا تھا پھر چوڑیاں اس کے ہاتھ لگ گئیں۔ چنبیلی کو یوں لگا وہ اب مری کے اب مری۔خوف سے اس کی گھگھی بندھ گئی اور پھر ہاتھ نے چوڑیاں اٹھائیں اور آہستگی سے واپس ہونے لگا۔خوف کی زیادتی سے بالآخر چنبیلی نے چیخ ماردی۔ہاتھ رک گیا۔کھڑکی سے اس کا چہرہ اوپر آیا۔اس نے چنبیلی کو دیکھا،اور چنبیلی نے اسے۔اور وہ سیکنڈز میں غائب ہو گیا۔ چیخ چیخ کر چنبیلی کا برا حال ہو گیا۔دو منٹ میں پورا گھر وہاں جمع ہو گیا۔ چنبیلی نے ساری بات بتائی تو وہ چشمش کو ڈھونڈنے نکلے۔جو برآمدے کی دیوار سے ٹیک لگائے چارپائی پر سکون سے سو رہی تھی۔اس کو اٹھایا اور اس سے پوچھا تو اس نے کہا کہ اس نے تو کچھ نہیں دیکھا اور جب چنبیلی نے چور کا نام لیا تو وہ سب کے سب حیرت کے بت بن گئے۔

★☆☆☆☆☆★

چچا اور چچی ڈرائنگ روم میں سربراہی کرسی پر بیٹھے تھے۔ چمچ سائیڈ پہ پڑی کرسی پر بیٹھا تھا۔ چنبیلی اور چشمش دروازے میں کھڑی تھیں۔ اماں چم چم سامنے صوفے پر بیٹھی تھیں۔ ان کا رو رو کر برا حال تھا اور ان کا اکلوتا بیٹا ان کے پیروں کے پاس زمین پر بیٹھا تھا۔

"مجھے معاف کر دیجیے میں تہہ دل سے شرمندہ ہوں! میری بیوی نے مجھ سے فرمائش کی تھی کہ میں تیس روزوں میں اس کو سونے کی چوڑیوں کے تیس سیٹ لا کر دوں! میری اتنی پسلی نہیں تھی مگر اس نے دھمکی دی کہ وہ مجھے چھوڑ کر چلی جائے گی۔

"یہ کیا پاگل پن ہے ایسے کیوں کیا اس نے؟ چوڑیوں کی وجہ سے تمہیں چھوڑ کے چلی جائے گی۔ یہ کیا طریقہ ہوا؟"۔ چچی کو کچھ سمجھ نہیں آئی۔

"جی پتہ نہیں بس! اس نے اپنی ضد ہی بنا لی کہ یہی چاہیے اس نے جیسے ہی بات کی تھی میں نے اسے جھڑک کر رکھ دیا تھا کہ تمہاری فرمائشیں ختم نہیں ہوتیں! وہ اکڑ گئی اور اس نے ضد بنا لی"۔

اماں چم چم نے آنسو صاف کیے اور کہا کہ سارے سیٹ واپس لا کر دو!

"نہیں رہنے دو! اب مجھے چوڑیاں واپس نہیں چاہیے!"۔ چچی نے منع کر دیا۔ چچا نے چند نوٹ نکال کر اس کے ہاتھ میں تھمائے اور کہا۔

"باقی جو دن رہ گئے اس کی چوڑیاں لا دینا اور وہ باقی پہلے والی چوڑیاں بھی اسے ہی دے دو اور یاد رکھو دوبارہ کبھی چوری نہیں کرو گے۔ وعدہ کرو!"۔

"جی میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں آئندہ کبھی چوری نہیں کروں گا!"۔

"مجھ سے نہیں خود سے وعدہ کرو! اللہ سے وعدہ کرو! دوبارہ چوری کی طرف کبھی قدم نہیں بڑھاؤ گے!"۔

"جی میں وعدہ کرتا ہوں!"۔

www.novelsclubb.com

یوں چشمش اور چنبیلی کی جاسوسی نے رنگ دکھایا اور چور پکڑا گیا مگر....

"تم دونوں میرے کمرے میں آ کے میری بات سنو!"۔ چچی نے ان دونوں سے کہا۔ ان کو یہ بات بالکل معیوب نہیں لگی لیکن جب انہوں نے چمچ کو منہ نیچے کر کے زیر لب ہنستے دیکھا تو چشمش کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔ اس نے غصے سے چمچ کو گھورا اور پھر چنبیلی کو دیکھا کہ مل کر جواب دیتے ہیں تو اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ چنبیلی یعنی بیلا شرما کر حسن یعنی چمچ کو

دیکھ رہی تھی۔ حسینہ نے آنکھیں جھپک کر یہ منظر دیکھا پھر عینک اتار کر دوبارہ لگا کر یہ منظر دیکھا۔ منظر میں کوئی تبدیلی نہیں آئی تھی۔ حسن کی ان کو ستانے والی مسکراہٹ غائب ہو گئی تھی اور اب چہرے پر نہایت خوبصورت مسکراہٹ رقص کر رہی تھی اور بیلا مسلسل شرما رہی تھی۔ حسینہ نے آنکھیں ملیں۔ ان دونوں کو کوئی فرق نہیں پڑا پھر اس نے ہاتھ اٹھایا اور ایک ایک دھپ دونوں کی کمر پر رسید کی۔ دونوں بلبلا اٹھے۔

"چلو! چچی نے بلایا ہے! پیشی کے لیے!"۔

چچی ان کے کمرے میں داخل ہوتے ہی شروع ہو گئیں۔

"تم دونوں کو کوئی خیال ہے؟ اگر چور خطرناک ہوتا کوئی اور ہوتا، ڈاکو ہوتا، تو تم دونوں کی جان خطرے میں پڑ سکتی تھی۔ یہ کیا جاسوسی کا بھوت سوار تھا؟ خود بخود شروع ہو گئی؟ تم دونوں نے کسی بڑے سے پوچھنے کی بھی ضرورت محسوس نہیں کی؟ کم از کم بندہ بتا ہی دیتا ہے ہم نے کوئی منع تھوڑی کر دینا تھا! سب مل کر کرتے تو اچھا نہیں تھا؟"۔

"سوری چچی! آئندہ کبھی جاسوسی کرنی ہوئی تو آپ کو بھی شامل کر لیں گے!"۔ حسینہ نے فوراً مسئلہ سمجھ کر معافی مانگ لی۔ لو جی! مجھے بھی ملا لیا اپنے ساتھ! یہ نہیں کہتی کہ ہم آئندہ کبھی

www.novelsclubb.com
WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جاسوسی نہیں کریں گے!"۔ چچی نے اسے ڈپٹا۔ "چلیں جانے دیں نا! چچی!"۔ دونوں نے دائیں بائیں سے اس کے گلے میں بانہیں ڈالیں تو چچی پگھل پگھل گئیں۔

"ٹھیک ہے معاف کیا! آئندہ خیال رکھنا!"۔

★☆☆☆☆☆★

اگلی صبح جب سب سو کر اٹھے تو دن کے گیارہ بج چکے تھے۔ سحری کے بعد سب سو جاتے تھے۔ چچی باہر صحن میں آکر بیٹھی اور سبزی والی پرات لاکر اپنے سامنے رکھی تو کوارٹر سے اماں چم چم کی بہو چلتی ہوئی آئی اور آکے ان کے پیروں میں بیٹھ گئی۔

"آپ نے اپنا زیور اور اپنی چوڑیاں مجھے معاف کر کے مجھے خرید لیا ہے! میں وعدہ کرتی ہوں آئندہ کبھی فضول چیزوں کے لیے ضد نہیں کروں گی! میں بہت شرمندہ ہوں، میں آپ کی سونے کی چوڑیاں لوٹانا چاہتی ہوں۔ باقی ساری چوڑیاں بھی واپس کر دینا چاہتی ہوں۔ آپ مجھے معاف کر دیں"۔

"میں نے تمہیں معاف کیا! لیکن اب وہ چوڑیاں رکھ لو اور یہ نہایت غلط بات تھی تم نے اتنے نیک شوہر کو غلط کام پہ لگا دیا؟ چوری پہ لگا دیا۔ یہ غیر قانونی کام ہے۔ دین میں نہایت ناپسندیدہ

ہے۔اللہ تعالیٰ سخت ناراض ہوتے ہیں۔ کسی کی چیز بغیر پوچھے استعمال نہیں کرنی چاہیے اور تم نے اس سے کہا کہ وہ چوری کرلے؟ تمہاری وجہ سے وہ غلط راہ پہ لگا۔ کل کو کچھ اور چوری کرنے لگ جاتا تو کیا ہوتا؟اس کو روکو! میاں بیوی ایک دوسرے کا لباس ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کو صحیح راہ پہ چلاتے ہیں۔ کیا تم نہیں چاہتی کہ تمہارا شوہر قیامت والے دن تمہارے ساتھ جنت میں ہو؟"۔

"جی میں تو چاہتی ہوں!"۔

"تو پھر اپنی حرکتیں ٹھیک کرو! دنیا میں اللہ کے حکم سے چلو گے تو قیامت والے دن اللہ آپ سے خوش ہوگا۔اب جو رمضان کے باقی روزے رہ گئے ہیں ان میں اللہ سے معافی مانگو اور عید پہ وہ رنگارنگ چوڑیاں پہن لینا!"۔

"جی ٹھیک ہے میں آج کے بعد کبھی ضد نہیں کروں گی اور کوشش کروں گی کہ شوہر کے دل میں جگہ بناؤں!"۔اماں چم چم کی بہو نے صدقِ دل سے کہا۔

"شاباش"۔ چچی نے کہا۔

★☆☆☆☆☆★

تیسویں روزے کی افطاری کرتے ہی سب نے ایک دوسرے کو چاند رات مبارک کہا اور چچا نے چچی کو چاند رات مبارک کہتے ہوئے سونے کی چوڑیاں دونوں کلائیوں میں پہنائیں۔

"بہت خوبصورت ہیں یہ!"۔ چچی کی آنکھیں شکرانے کے آنسوؤں سے جھلملا گئیں۔ کچھ دیر بعد چچی اندر گئیں اور اپنے دو کنگن لے آئیں۔

"یہ میری بیلا کے لیے ہیں! جب میری ساس میری منگنی کرنے آئی تھیں تو انہوں نے یہ مجھے پہنائے تھے۔ آج میں اپنے بیٹے کی منگنی کرتے ہوئے یہ اپنی بہو کو پہنا رہی ہوں!"۔ بیلا کے گال شرم سے لال ہو گئے۔ حسن نے بھی شرما کر سر جھکا لیا۔ چچا نے دونوں کی سروں پر ہاتھ رکھا اور حسینہ جو یہ سمجھ رہی تھی کہ ان دونوں کی جاسوسی کرے گی، محبت سچی ہے یا نہیں یہ جان جائے گی اور پھر کسی طریقے سے چچا اور چچی کو یہ بات پہنچائے گی، اس کو آج احساس ہوا کہ گھر کے سربراہ بچوں کے معاملے میں صرف آنکھیں نہیں دل بھی رکھتے ہیں اور دل کی آنکھ کبھی بند نہیں ہوتی۔ انہوں نے دیکھ لیا تھا یا وہ جان چکے تھے، دونوں کے جذبات جو ایک دوسرے کے لیے ان کے دلوں میں تھے۔

یوں چچی کی چوڑیاں چچی کو چاند رات پہ ملیں اور اسی چاند رات پہ چچا اور چچی کو اپنے چمچ کے لیے چنب 3 جیسی بہو بھی ملی۔

"اب بس ہمیں اپنی چشمش کی فکر ہے!"۔اماں چم چم نے اپنا حصہ ڈالنا ضروری سمجھا۔

"اوہو اماں! مجھے تو چھوڑیں! میں نا اب ان دونوں کی اچھی طرح جاسوسی کروں گی!"۔ چشمش نے اپنے آئندہ ارادوں سے سب کو باخبر کیا۔

"ہر گز نہیں!"۔ چچی، چنبیلی اور چمچ اکٹھے بولے۔ چچا، چم چم اور چشمش کا چھت پھاڑ قہقہہ گونجا۔

★☆☆☆☆☆★

www.novelsclubb.com